Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

# پریشانیاں کیوں آتی ہیں؟

منبر اللجنۃ العلمیۃ

49

21 فروری 2020

26 جمادی الثانی 1441ھ

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

بہ اہتمام

التبیان اسلامک سینٹر

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# پریشانیاں کیوں آتی ہیں؟

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ پریشانیاں آنے کے مقاصد ❁ دنیا میں پریشانیاں آنے کے اسباب

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ(الروم:۴۰)﴾

سامعین محترم! صرف نصف صدی پیچھے کی طرف دیکھیں تو انسان حیران ہو جاتا ہے کہ آج ہم جن نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں، ہم سے پہلے والے لوگ اس سے محروم تھے، آج فارغ البالی جو ہمیں حاصل ہے سخت محنت کے باوجود انہیں میسر نہ تھی، آج جو پیسہ کی فروانی ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہے، پہلے لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، اس کے باوجود آج ہر شخص سمجھتا ہے کہ پرانا زمانہ بہت اچھا تھا، وہ لوگ ہم سے زیادہ خوشحال تھے، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

آج ہم فروانی کے باوجود مختلف بیماریوں کا شکار ہیں، ہمارے آباواجداد نے ان امراض کا نام تک نہیں سنا تھا، آج ہر شخص تین وقت کھانا کھانے اور درجنوں سوٹ رکھنے کے باوجود پریشان حال ہے، آج کا انسان خوشحالی کے باوجود ذہنی امراض میں مبتلا ہے، ہر شخص اپنے بہن بھائیوں، خاندان اور اپنے پڑوسیوں سے نالاں ہے، خاوند اور بیوی ایک دوسرے سے شکوہ کناں ہیں، رعایہ حکمرانوں کے کردار اور حکومت عوام کے سلوک پر مطمئن نہیں ہے، معاشرے میں لوگ اپنی جان، مال اور عزت کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں، بین الاقوامی سطح پر ہر ملک کے لوگ دوسرے ملک سے خوف زدہ ہیں، اگر لوگ ان چیزوں سے قدرے اطمینان پاتے ہیں تو قدرتی آفات اور مصائب گھیر لیتے ہیں، حوادث میں شدت اور اچانک اموات کی ریشو بڑھتی جارہی ہے، ہر سال سیلاب، سال میں ایک یا دو مرتبہ زلزلے، وبائی امراض کا آنا معمول بنتا جارہا ہے، ہر

شخص ایک انجانے خوف میں مبتلا ہے، ناامید بڑھتی چلی جارہی ہے اور زندگی تنگ اور خوشیوں کا گلا گھٹتا جا رہا ہے، کائنات کا خالق اور نظام کو چلانے والا مدبر اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

{وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ} [الشوری: 30]

یعنی دنیا میں انسان کو درپیش تمام مسائل اور مشکلات کا سبب انسان کے اپنے اعمال ہیں۔ یہ سب کچھ انسان کے اعمال یا بداعمالیوں کی دنیوی سزا ہے مزید فرمایا کہ یہ تمام اعمال کا بدلہ نہیں ہے بلکہ اکثر گناہ تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے خود ہی معاف کرتا رہتا ہے۔ اگر ہر گناہ کی فوراً سزا دی جانے لگے تو سطح زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ رہے گا۔

## دنیا میں پریشانیاں آنے کے مقاصد

دنیا میں مصیبتوں اور پریشانیوں کے آنے کے تین مقاصد ہیں:

### ① آزمائش میں ڈالنا:

اللہ تعالیٰ جب اپنے نیک لوگوں کو بعض پریشانیوں میں مبتلا کرتا ہے تو یہ ان کی آزمائش ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (البقرة155)

اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف، بھوک اور مال، نفس اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔

اور اس کی وجہ مومنین میں صبر کا مادہ پیدا کرنا جیسا کہ مذکورہ آیت میں اشارہ کیا گیا ہے، دوسرا متقین کے گناہ معاف کرنا اور ان کے درجات میں اضافہ کرنا جیسا کہ حدیث میں واضح کیا گیا ہے۔

باقی تمام اور گناہ گار لوگوں پر جو مصیبتیں آتی ہیں وہ دراصل ان کے گناہوں کے بداثرات اور سزا ہوتی ہیں۔ بعض اہل علم سے پوچھا گیا کہ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم پر آنے والی مصیبت ہمارے لیے آزمائش اور گناہوں کا کفارہ ہے یا ہمارے گناہوں کی سزا ہے؟ تو فرمایا: اگر مصیبت آنے کے بعد آدمی میں صبر اور شکر کا مادہ بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوجائے۔ نیکیوں کی طرف رجحان زیادہ ہوجائے تو سمجھ لیں کہ آنے والی مصیبت آزمائش تھی، لیکن اگر ایسا نہ ہو تو پھر مذکورہ مصیبت سزا ہے۔

ہمارے اسلاف آنے والی مصیبتوں کو اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی سزا سمجھا کرتے تھے۔اگر سلف صالحین کی یہ حالت اور سوچ تھی تو ہم جو عبادت میں سست ،حلال وحرام کے معاملے میں بے پرواہ اور گناہوں پر مصر ہیں،ہم پر آنے والی مشکلات بالا ولیٰ ہمارے گناہوں کی دنیوی سزا ہیں۔

لٰہذا ہمیں سوچنا چاہیے کہ وہ کون کون سے گناہ ہیں جن کی سزا میں ہم گھرے ہوئے ہیں،تا کہ ہم اپنے اعمال پر غور وفکر کریں اوران سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

یہی وجہ ہے کہ اگر تاریخ انبیائے کرام کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام کو بھی مختلف کاموں میں آزمائش سے دوچار کیا،سیدنا نوح علیہ السلام کو ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کی عداوت وشقاوت کا سامنا کرنا پڑنا،سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنے قوم سمیت بادشاہ وقت کی طرف سے ستایا گیا،سیدنا یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں جانا پڑا اور ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی شعب ابی طالب میں محصور ہونا پڑا تو کبھی طائف میں لوگوں سے پتھر کھانے پڑے،مگر ان سب کے باوجود بھی انبیائے کرام نے ان پریشانیوں کا بہت صبر واستقامت سے سامنا کیا اور کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے شکوے شکایتیں نہیں کیں۔

## ② تنبیہ کرنا:

پریشانیاں آنے کی ایک وجہ بندوں کو متنبہ کرنا بھی ہوتی ہے،تا کہ لوگ اس پریشانی کی وجہ سے غلط راستے سے سیدھے راستے کی طرف آجائیں،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ(الروم:۴۰)

خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ہے لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے،تا کہ اللہ مزہ چکھائیں انہیں بعض (اس کا) جوانہوں نے عمل کیا تا کہ وہ رجوع کریں۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (سورة الم سجدة:۲۱)

اور بلاشبہ ہم ضرور چکھائیں گے انہیں قریب ترین عذاب،سب سے بڑے عذاب سے پہلے، تا کہ وہ پلٹ آئیں۔

## ③ گناہوں کی سزا:

قرآن مجید کے مطالعہ کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ دنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کی ایک وجہ اپنے کیے ہوئے گناہوں کی سزا بھی ہوتی ہے۔جیسا کہ اگر سابقہ قوموں کی طرف نظر دوڑائیں تو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو جو گھمنڈ میں تھے کہ ہم سے بڑا طاقتور کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسے ہواؤں کے عذاب مسلط کیے کہ وہ عذاب کے بعد زمین پر یوں پڑے تھے جیسے کھجور کے کٹے ہوئے تنے ہوتے ہیں،قوم ثمود اور قوم مدین پر چنگھاڑ کو مسلط کر دیا جس سے وہ تباہ و برباد ہو گئے،قوم مدین کاروباری بداعتدالیوں پر اصرار کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے انہیں نشان عبرت بنا دیا اور فرعون کو پانی میں غرق کر کے نشان عبرت بنا دیا۔

درحقیقت اس قسم کے واقعات اگر چہ ان کے لیے ان کے گناہوں کی سزا ہی تھی مگر ہمیں اس سے متنبہ ہونا چاہیے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہونے کی بجائے اس کی تابعداری کرتے رہنا چاہیے۔

## پریشانیوں کے اسباب

### ① شرعی احکامات میں اپنی مرضی کرنا:

شریعت اسلامیہ میں اپنی مرضی کے کام کرنا اور دوسرے احکام میں حیل و حجت سے کام لینے سے دنیا میں پریشانی و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے،جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (البقرة85)

کیا پس تو کتاب کے بعض حصے کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟ سو تم میں سے جو شخص یہ کرے،اس کی جزا اس کے سوا کیا ہے،کہ دنیا کی زندگی میں شدید رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں اور اللہ تعالیٰ ہرگز اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

### ② قرآن سے اعراض کرنا:

دنیوی پریشانی کا ایک سبب قرآن مجید سے اعراض کرنا بھی ہے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ (طه:124)

اور جس نے میری کتاب سے منہ پھیرا،تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

### ③ مسجدوں میں ذکر الٰہی سے روکنا اور ان کی بربادی کے لیے کوشش کرنا:

دنیا میں آنے والی مصیبت اور پریشانی کی ایک وجہ مسجد میں ذکرالٰہی سے روکنا اوراللہ کے گھروں کو برباد کرنے کی کوشش کرنا بھی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (البقرة:114)

اوراس شخص سے بڑا ظالم کون ہے، جوکہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے منع کرے، کہ ان میں ان (یعنی اللہ تعالیٰ) کا ذکرکیا جائے اوران کی بردباری کی کوشش کرے۔ایسے لوگوں کوحق نہیں تھا کہ ان میں داخل ہوں، مگرڈرتے ہوئے۔انہی کے لیے دنیا میں بہت بڑی رسوائی ہے اورانہی کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

## ④ بلاعلم اللہ تعالیٰ کی ذات اوراسکی صفات کے بارے جھگڑا کرنا:

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے بارے میں جھگڑنے سے بھی دنیا میں پریشانیاں اور مصیبتیں آتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (سورة الحج ۸،۹)

اورلوگوں میں سے کوئی وہ ہے، جواللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیرکسی علم کے اوربغیرکسی ہدایت کے اوربغیرکسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتا ہے۔وہ اپنا پہلو موڑنے والا ہے، تا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کرے۔اس ہی کے لیے دنیا میں سنگین رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے (جہنم میں) جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔(اوراس سے کہا جائے گا) وہ اس کا نتیجہ ہے، جو تیرے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا اور یقیناً اللہ بندوں پرظلم نہیں کرتا۔

## ⑤ خودکی اصلاح نہ کرنا:

دنیاوی مشکلات کی ایک وجہ خودکو برائی سے بدلنے کی کوشش نہ کرنا بھی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (سورة الانفال:۵۳)

یہ اس وجہ سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دی ہو کبھی تبدیل کرنے والا نہیں یہاں تک کہ جو ان کے دلوں میں ہے وہ بدل دیتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

### ⑥ ناشکری کرنا:

دنیاوی پریشانیوں کی ایک وجہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری بھی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (سورة النحل:١١٢)

اور اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی مثال بیان کی جو پرامن اور مطمئن تھی، اس کا رزق وافر مقدار میں اس کے پاس ہر جگہ سے آ رہا تھا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا اسے کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔

### ⑦ تکبر کرنا:

دنیاوی عذاب کی وجہ اللہ تعالیٰ نے تکبر بھی بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا (سورة نبی اسرائيل:١٦)

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے، پھر ہم اسے تباہ کر دیتے ہیں۔

### ⑧ دوسروں پر ظلم وزیادتی کرنا:

### ⑨ رشتہ داروں کو توڑنا:

دنیا میں آنی والی مصیبتوں اور پریشانیوں کی ایک وجہ ایک دوسروں پر کیے جانا والا ظلم یا رشتہ داری کو توڑنا بھی ہوتی ہے، چنانچہ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ، وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

کوئی گناہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو آخرت میں محفوظ کردہ سزا دینے کے ساتھ دنیا میں بھی اتنی جلدی سزا دی کہ جس قدر جلدی سرکشی اور قطع رحمی ( کے گناہوں ) کی وجہ سے دیتے ہیں۔

الادب المفرد: ۲۹

## ⑩ معاشرے میں بے حیائی کے فروغ پر خوشی:

وہ شخص بھی دنیوی مصیبتوں کا شکار ہوگا جو دنیا میں فحاشی کو فروغ دینا چاہتا ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النور:19)

بے شک وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے، ان ہی کے لیے دنیا اور آخرت میں بہت دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔

## ⑪ زنا کو حلال سمجھنا:

## ⑫ مردوں کے لیے ریشم حرام سمجھنا:

## ⑬ شراب کو حلال قرار دینا:

## ⑭ گانے بجانے کے ساز و سامان کو حلال سمجھنا:

ابو عامر رضی اللہ عنہ یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اللہ کی قسم انہوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ - يَعْنِي الفَقِيرَ - لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ العَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

میری امت میں ایسے برے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے اور کچھ متکبر قسم کے لوگ پہاڑ کی چوٹی پر ( اپنے بنگلوں میں رہائش کرنے کے لیے ) چلے جائیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں گے اور لے

جائیں گے۔ان کے پاس ایک فقیر آدمی اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ ٹالنے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات کو ان کو (ان کی سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کردے گا پہاڑ کو (ان پر) گرادے گا اور ان میں سے بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کردے گا۔

صحیح البخاری: ۵۵۹۰

### ⑮ زنا کا عام ہونا:

### ⑯ سود کا عام ہونا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ، فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللَّهِ

جب کسی علاقے میں زنا اور سود عام ہوجائے، تو انہوں نے اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کرلیا۔

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۲۳۶۱، قال الذھبی: صحیح

### ⑰ ماپ تول میں کمی کرنا:

### ⑱ زکوٰۃ نہ دینا:

### ⑲ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑنا:

### ⑳ شریعت الٰہیہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا:

(يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ لَمْ تَظْهَرْ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمْ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمْ الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنْ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ

مہاجرین کی جماعت! پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہوجاؤ گے، اور میں اللہ کی پناہ چاہتا

ہوں اس بات سے کہ تم اس میں مبتلا ہو، (وہ پانچ باتیں یہ ہیں) پہلی یہ کہ جب کسی قوم میں علانیہ فحش (فسق و فجور اور زنا کاری) ہونے لگ جائے، تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں جو ان سے پہلے کے لوگوں میں نہ تھیں، دوسری یہ کہ جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتے ہیں تو وہ قحط، معاشی تنگی اور اپنے حکمرانوں کی زیادتی کا شکار ہو جاتے ہیں، تیسری یہ کہ جب لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ ادا نہیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے، اور اگر زمین پر چوپائے نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا، چوتھی یہ کہ جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد و پیمان کو توڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے علاوہ لوگوں میں سے کسی دشمن کو مسلط کر دیتا ہے، وہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے چھین لیتا ہے، پانچویں یہ کہ جب ان کے حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، اور اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کو اختیار نہیں کرتے، تو اللہ تعالیٰ ان میں پھوٹ اور اختلاف ڈال دیتا ہے"۔

سنن ابن ماجہ: ۴۰۱۹

## ⑴⑵ حرام کو حلال کرنے کی خاطر حیلہ سازی کرنا:

## ⑵⑵ ترک جہاد:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ

جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے گایوں بیلوں کے دم تھام لو گے، کھیتی باڑی میں مست و مگن رہنے لگو گے، اور جہاد کو چھوڑ دو گے، تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا، جس سے تم اس وقت تک نجات و چھٹکارا نہ پاسکو گے جب تک اپنے دین کی طرف لوٹ نہ آ ؤ گے۔

سنن ابی داود: ۳۴۵۸

## ⑵⑶ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام نہ دینا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ المُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً تم نیکی کا حکم ضرور دو گے اور بلاشبہ تم برائی سے ضرور منع کرو گے، وگرنہ بلاشبہ تم پر اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے عذاب ضرور بھیجیں گے، پھر تم یقیناً اس سے ضرور دعا کرو گے، لیکن وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔

سنن الترمذی: ۲۱۶۹، قال الالبانی: صحیح

## ④② دنیا سے محبت اور موت سے نفرت:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا . فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهَنَ . فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَهَنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں" تو ایک کہنے والے نے کہا: کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تم اس وقت بہت ہو گے، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کے مانند ہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہارا خوف نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا" تو ایک کہنے والے نے کہا: اللہ کے رسول! وہن کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ دنیا کی محبت اور موت کا ڈر ہے"۔

سنن ابی داود: ۴۲۹۷

❁❁❁❁

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416